اچھا ہو کہ محترم مصنف اب تیسرا حصہ یہ لکھیں کہ اس جنگ میں اُمت مسلمہ کی طرف سے کیا کچھ کیا جارہا ہے یا کیا کچھ مطلوب ہے۔ (مسلم سجاد)

**قائداعظم اور اسلام**، محمد حنیف شاہد۔ ناشر: بک مین، الشجر بلڈنگ، نیلا گنبد، لاہور۔ صفحات: ۱۶۸۔ قیمت: ۱۴۰ روپے۔

سالِ قائداعظم (۱۹۷۶ء) کے موقع پر شائع ہونے والی اس کتاب کو دوبارہ چھاپا گیا ہے۔ مصنف نے اسلام سے قائداعظم کی وابستگی اور تعلق کو ۱۶ ابواب میں مختلف عنوانات (خانگی زندگی، عشق رسولؐ، مذہبی مسلک، اسلامی تہذیب کے داعی، مسلم مفاد کے علم بردار، اتحاد اسلامی کے نقیب، پاکستان اسلام کی تجربہ گاہ، غازی علم الدین شہید کا مقدمہ، مسجد شہید گنج، قائداعظم علما کی نظر میں، قائداعظم اور عالم اسلام وغیرہ) کے تحت واضح کیا ہے۔ بہ کثرت تائیدی اور وضاحتی بیانات، بیش تر قائداعظم کی اپنی تحریروں یا تقریروں یا اُن کے قریبی حلقہ احباب کے بیانات سے لیے گئے ہیں۔ مجموعی تاثر یہ بنتا ہے کہ قائداعظم ایک مخلص، سچے اور کھرے مسلمان تھے۔ اُمت مسلمہ کے خیرخواہ اور اسلامی نشات ثانیہ کے متمنی۔ نماز سنّی العقیدہ مسلمانوں کی طرح ادا کرتے تھے، مگر خود کو سنّی یا شیعہ کے بجائے مسلمان کہلانا پسند کرتے تھے۔ پاکستان کو اسلام کی تجربہ گاہ بنانا چاہتے تھے، علما کا احترام کرتے تھے۔ مظہر سلیم مجوکہ نے کتاب کو ذوق وشوق اور اہتمام سے شائع کیا ہے۔ (ر-ہ)

## تعارف کتب

☆ مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے خطوط بنام فضل ربی ندوی، مرتب: فضل ربی ندوی۔ ناشر: مجلس نشریات اسلام، ۱-کے-۳، ناظم آباد مینشن، ناظم آباد، کراچی۔ صفحات: ۱۲۰۔ قیمت: ۴۵ روپے۔ [مولانا علی میاں کے خطوط (محررہ ۱۹۷۳ء تا ۱۹۹۶ء)۔ مکتوب الیہ پاکستان میں ان کی کتابوں کے ناشر ہیں۔ تمام تر خطوط، اشاعت کتب کے مسائل سے متعلق ہیں۔ ان میں کوئی علمی یا فکری مسئلہ زیربحث نہیں آیا، تاہم یہ خطوط مولانا علی میاں کے سوانح نگاروں اور ان پر تحقیق کاروں کے لیے معاون ہوں گے۔ طباعتی معیار، مولانا کی تصانیف سے بھی بہتر۔]

☆ جہاد ختم نبوت کے جاں نثار، مرتبہ: محمد طاہر رزاق۔ ناشر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ، ملتان۔ صفحات: ۲۰۸۔ قیمت: ۹۰ روپے۔ [تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں مضامین، تبصروں اور خبروں کا دل چسپ، اہم اور اپنے موضوع پر نہایت مفید مجموعہ۔ ردّ قادیانیت کے ضمن میں مولانا انور شاہ کاشمیری، مولانا ثناء اللہ امرتسری، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا عبداللطیف جہلمی، مولانا محمد علی جالندھری، خواجہ اللہ بخش تونسوی، مولانا محمد حیات، قاضی احسان احمد شجاع آبادی، اور بہت سے دوسرے اکابر کی خدمات اور کاوشوں کا تذکرہ۔]